آج کے رہزن کل کے رہنما۔۔کیسے؟؟

جوانی خدا کی طرف سے بہت بڑی برکت ہے۔اس عمر میں انسان جو ٹھان لے وہ کر گزرتا ہے۔لیکن آج کا نوجوان اپنی صلاحیتوں سے ہی واقیف نہیں اور جن کو معلوم ہے وہ انہیں بے دریغ غلط کاموں میں خرچ کر رہے ہیں۔جنہیں کل کا رہبر بننا ہے وہ آج کے رہزن بنتے جا رہے ہیں۔تعلیمی و تربیتی لحاظ سے یہاں کی مٹی بڑی زرخیز ہے لیکن حالات کسی اور چیز کی عکاسی کر رہے ہے۔مثبت پہلو کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ والدین کی طرف سے دی گئی آزادی کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔تعلیمی اداروں کے آس پاس ہوٹلوں کی طرف دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ باپ کے پاس گھر کا کرایہ دینے کے پیسے نہیں اور بچے ہوٹلوں میں ایسے بیٹھے ہیں، جیسے کروڑوں کے مالک ہیں۔

انٹرنیٹ بالخصوص سوشل میڈیا کے غیر ذمہ دارانہ استعمال نے قوم کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے بے تحاشا استعمال نے نوجوانوں کے کردار کو سستے داموں میں فروخت کر دیا ہے۔ نوجوانوں کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر افسوس ہوتا ہے کہ وہ کس طرح آسانی سے مختلف بُرائیوں کی نذر ہو رہے ہیں۔

اخلاقی بے راہ روی میں مبتلا ہو کر نہ صرف جرائم بلکہ مختلف منشیات کی عادی ہو کر ذہنی طور پر بھی مفلوج ہو رہیں جو نہ صرف ہماری تہذیب اور اخلاقی اقدار کے خلاف ہے بلکہ مذہبی عقائد کے منافی بھی ہے۔ بعض بے ضمیر کاروباری ادارے بھی اپنی نوجوان نسل کو بگاڑنے، اُسے ہر طرح سے آلودہ کرنے اور مختلف ناجائز اور غیر قانونی دھندوں میں دھکیلنے میں مصروف ہیں۔ معاشرتی زندگی اس وقت خطرناک موڑ پر کھڑی ہوئی ہے۔آج لمحہ فکریہ ہے کہ نوجوان کیسے چوری، ڈاکا زنی اور بہت سے جرائم کرتے نظر آتے ہیں۔اور جانچ پڑتال کے بعد پتہ چلتا ہے کہ نوکری نہ ملنے کی وجہ سے ایسا کیا۔

جبکہ بچوں کو سکھانے اور سمجھانے کی ضروت ہے کہ غلط کام کبھی بھی اچھا نہیں ہوتا دیکھنے میں آسان اور سیدھا لگتا ہے پر حقیقت میں غلط ہوتا ہے۔۔ایسے کاموں کی اجازت نہ تو مذہب دیتا ہے نہ معاشرہ۔اور اگر آج کا جونوان رہزن بنے کا تو پھر کل کا رہنما کون ہوگا اور کیسے؟

ایسی صورتحال میں علم وشعور سے آگاہی ہی نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی کو روکنے کا واحد حل ہے۔نوجوان ہی ملک وملت کی ڈوبتے بیڑے کو پار لگانے کا واحد سہارا ہیں۔شعور ہی انہیں اچھا شہری اور اچھا انسان بنائے گا۔ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان اپنی درست راہ کا تعین کر کے اس پر محنت کے ساتھ گامزن ہوں۔

طلباء کیلیئے نئے رجحانات ایک چیلنج ہیں جوان کو تعلیم سے دور کر رہے ہیں۔ایسے میں نوجوانوں کو چاہیے کہ صیح اور غلط کا فرق سمجھیں،خود کو بچائیں تاکہ زمانے اور معاشرے کے ظالم ہتھکنڈوں سے خود کو محفوظ رکھتے ہوئے مستقبل کے رہنما بنیں۔اسی زمرے میں شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے خوب کہا:

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی ذرخیز ہے ساقی